اعتبار

ماں کو اپنے بیٹے اور زمیندار کو اپنے لہلہاتے ہوئے سرسبز و شاداب کھیت دیکھ کر جو خوشی ہوتی ہے وہی خوشی بابا بھارتی کو اپنا گھوڑا دیکھ کر ہوتی تھی۔ یہ گھوڑا بڑا خوبصورت تھا۔ اس کے مقابلے کا گھوڑا سارے علاقے میں نہ تھا۔ بابا بھارتی اسے سلطان کہہ کر بلاتے تھے۔ اپنے ہاتھ سے کھریرا کرتے، اپنے ہاتھ سے دانہ کھلاتے اور دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے۔ سلطان سے جدائی کا خیال بھی اُن کے لیے ناقابلِ برداشت تھا۔ ان کو وہم ہو گیا تھا کہ ''میں اس کے بغیر زندہ نہ رہ سکوں گا''۔ وہ اس کی چال پر فریفتہ تھے۔ کہتے: ''اس طرح چلتا ہے جیسے طاؤس اودی اودی گھٹاؤں کو دیکھ کر ناچ رہا ہو''۔ گاؤں کے لوگ اس محبّت پر حیران تھے۔ بعض وقت کنکھیوں سے اشارے بھی کرتے تھے، مگر بابا بھارتی کو اس کی پروا نہ تھی۔ جب تک شام کو وہ سلطان پر سوار ہو کر آٹھ دس میل کا چکّر نہ لگاتے انھیں چین نہ آتا۔

کلھن اس علاقے کا مشہور ڈاکو تھا۔ لوگ اس کا نام سُن کر تھرّاتے تھے۔ ہوتے ہوتے سلطان کی شہرت اُس

© NCERT not to be republished

کے بھی کانوں تک پہنچی۔ شوق نے دل میں چٹکی لی۔ ایک دن دو پہر کے وقت بابا بھارتی کے پاس پہنچا اور نمسکار کر کے کھڑا ہو گیا۔

بابا بھارتی نے پوچھا: ''کلھن! کیا حال ہے؟''

کلھن نے سر جھکا کر جواب دیا: ''آپ کی مہربانی ہے۔''

''کہو، اِدھر کیسے آ گئے؟''

''سلطان کی شہرت کھینچ لائی ہے۔''

''عجیب جانور ہے، خوش ہو جاؤ گے۔''

''میں نے بڑی تعریف سنی ہے۔''

''اس کی چال تمہارا دل موہ لے گی۔''

''کہتے ہیں شکل بھی بڑی خوبصورت ہے۔''

''کیا کہنے! جو اسے ایک دفعہ دیکھ لیتا ہے، اس کے دل پر اس کی صورت نقش ہو جاتی ہے۔''

''مدّت سے ترس رہا تھا، آج حاضر ہوا ہوں۔''

بابا اور کلھن دونوں اصطبل میں پہنچے۔ بابا نے بڑے غرور سے گھوڑا دکھایا۔ کلھن نے حیرت سے گھوڑے کو دیکھا۔ اس نے ہزاروں گھوڑے دیکھے تھے، لیکن ایسا بانکا گھوڑا اس کی نگاہ سے آج تک نہ گزرا تھا۔ سوچنے لگا قسمت کی بات ہے۔ ایسا گھوڑا میرے پاس ہونا چاہیے تھا۔ اس فقیر کو ایسی چیزوں سے کیا نسبت۔ اس کی چال دیکھ کر کلھن کے سینے پر سانپ لوٹ گیا۔ وہ ڈاکو تھا۔ اس کے پاس طاقت تھی۔

اس نے کہا: ''بابا صاحب! اس گھوڑے کو تو میرے پاس ہونا چاہیے تھا۔'' یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔

بابا خوف زدہ ہو گئے۔ اب انھیں رات کو نیند نہ آتی تھی۔ ساری ساری رات اصطبل کی خبر گیری میں کٹنے لگی۔ ہر وقت کلھن کا خطرہ لگا رہتا تھا، مگر کئی مہینے گزر گئے اور وہ نہ آیا۔ یہاں تک کہ بابا بھارتی کسی حد تک

بے پروا ہو گئے۔

شام کا وقت تھا۔ بابا بھارتی سلطان کی پیٹھ پر سوار ہو کر سیر کو جا رہے تھے۔ یکا یک ایک طرف سے آواز آئی :

''او بابا! ذرا اِک محتاج کی بات سنتے جاؤ۔''

آواز میں رقّت تھی۔ بابا نے گھوڑا روک لیا۔ دیکھا تو ایک اپاہج درخت کے سائے تلے پڑا کراہ رہا تھا۔ بابا بھارتی کا دل پسیج گیا، بولے: ''کیوں، تمھیں کیا تکلیف ہے؟''

اپاہج نے ہاتھ باندھ کر کہا: ''بابا! میں دکھی ہوں، مجھ پر مہربانی کرو۔ راما والا یہاں سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔ مجھے وہاں جانا ہے۔ گھوڑے پر چڑھا لو۔ پر ماتما تمھارا بھلا کرے گا۔''

''وہاں تمھارا کون ہے؟'' بابا نے پوچھا۔

''درگا دت حکیم کا نام آپ نے سنا ہوگا، میں ان کا سوتیلا بھائی ہوں۔''

بابا بھارتی نے گھوڑے سے اتر کر اپاہج کو گھوڑے پر سوار کیا اور خود اس کی لگام پکڑ کر آہستہ آہستہ چلنے لگے۔ اچانک انھیں ایک جھٹکا سا محسوس ہوا اور لگام ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ جب انھوں نے دیکھا کہ ایک اپاہج گھوڑے کی پیٹھ پر تن کر بیٹھا اسے دوڑائے لیے جا رہا ہے تو ان کی حیرت کا ٹھکانہ نہیں رہا۔ ان کے منھ سے چیخ نکل گئی۔ یہ اپاہج کلہن ڈاکو تھا۔

بابا بھارتی کچھ دیر خاموش رہے۔ اس کے بعد پوری قوت سے چلّا کر کہا: ''ذرا ٹھہرو!—''

کلہن نے یہ آواز سن کر گھوڑا روک لیا اور اس کی گردن پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا: ''بابا صاحب! یہ گھوڑا اب نہ دوں گا۔''

بابا بھارتی نے قریب آ کر کہا'' یہ گھوڑا تمھیں مبارک ہو۔ میں تمھیں اس کی واپسی کے لیے نہیں کہتا، مگر کلہن تم سے صرف ایک درخواست کرتا ہوں، اسے ردّ نہ کرنا ورنہ میرے دل کو سخت صدمہ پہنچے گا۔''

''بابا، حکم دیجیے! میں آپ کا غلام ہوں، صرف یہ گھوڑا نہ دوں گا۔''

''اب گھوڑے کا نام نہ لو۔ میں تمھیں اس کے بارے میں کچھ نہ کہوں گا۔ میری درخواست صرف یہ ہے کہ اس واقعے کا ذکر نہ ہونے پائے۔''

کلہن کا منھ حیرت سے کھلا رہ گیا۔ اسے خیال تھا کہ بابا بھارتی اس چوری کی اطلاع پولس میں دے کر مجھے گرفتار کرا دیں گے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ مجھے اس گھوڑے کو لے کر روپوش ہو جانا چاہیے۔ اس نے بابا بھارتی کے چہرے پر اپنی آنکھیں گاڑیں اور پوچھا: ''بابا صاحب! اس میں آپ کو کیا خطرہ ہے؟''

بابا بھارتی نے جواب دیا: ''لوگوں کو اگر اس واقعے کا علم ہو گیا تو وہ کسی غریب پر اعتبار نہ کریں گے۔''

اور یہ کہتے کہتے انھوں نے سلطان کی طرف سے اس طرح منھ موڑ لیا جیسے ان کا اس سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ بابا بھارتی تو چلے گئے مگر ان کا فقرہ کلہن کے کانوں میں اب تک گونج رہا تھا۔ سوچتا تھا بابا بھارتی کا خیال کتنا اونچا ہے۔ اگرچہ بابا صاحب کو اس گھوڑے سے عشق تھا، مگر آج ان کے چہرے پر ذرا بھی ملال نہ تھا۔ انھیں صرف یہ

© NCERT not to be republished

خیال ستا رہا تھا کہ کہیں لوگ غریبوں پر اعتبار کرنا نہ چھوڑ دیں۔ انھوں نے اپنے ذاتی نقصان کو انسانیت کے نقصان پر قربان کر دیا۔ ایسا آدمی آدمی نہیں فرشتہ ہے۔

رات کی تاریکی میں کلھن بابا بھارتی کے گھر پہنچا۔ چاروں طرف سنّاٹا تھا۔ آسمان پر تارے ٹمٹمارہے تھے۔ کلھن سلطان کی لگام پکڑے آہستہ آہستہ اصطبل کے دروازے پر پہنچا۔ دروازہ کھلا تھا۔ کبھی وہاں بابا بھارتی لاٹھی لے کر پہرہ دیتے تھے۔ کلھن نے آگے بڑھ کر سلطان کو اس کی جگہ پر باندھ دیا اور باہر نکل کر دروازہ احتیاط سے بند کر دیا۔ اس وقت اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔

صبح ہوتے ہی بابا بھارتی نے اپنے کمرے سے نکل کر سرد پانی سے غسل کیا۔ اس کے بعد ان کے پاؤں اصطبل کی طرف اس طرح بڑھے جیسے کوئی خواب میں چل رہا ہو مگر دروازے پر پہنچتے ہی وہ چونک پڑے۔ انھیں اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اب گھوڑا وہاں کہاں تھا۔

گھوڑے نے اپنے مالک کے قدموں کی چاپ کو پہچان لیا اور زور سے ہنہنایا۔ بابا بھارتی دوڑتے ہوئے اصطبل کے اندر چلے گئے اور اپنے گھوڑے کے گلے سے لپٹ کر اس طرح رونے لگے جیسے بچھڑا ہوا باپ مدّت کے بعد بیٹے سے مل کر روتا ہے۔ بار بار اس کی گردن پر ہاتھ پھیرتے اور کہتے تھے: ''اب کوئی غریبوں کی مدد کرنے سے انکار نہ کرے گا۔''

سدرشن

معنی یاد کیجیے

کھریرا	:	گھوڑے کے جسم کی صفائی کے لیے ایک طرح کا برش
فریفتہ	:	عاشق
طاؤس	:	مور

© NCERT not to be republished

کنکھیوں سے دیکھنا	:	نظریں بچا کر دیکھنا
دل موہ لینا (محاورہ)	:	دِل لبھانا
صورت نقش ہو جانا	:	صورت کا دل میں بیٹھ جانا
اصطبل	:	گھوڑے باندھنے کی جگہ
بانکا	:	البیلا، سجیلا
نسبت	:	تعلق
اودی	:	گہرے بینگنی رنگ کی
سینے پر سانپ لوٹنا (محاورہ)	:	حسد کرنا، کسی کی بڑائی برداشت نہ کرنا
خبر گیری	:	خبر رکھنا، دیکھ بھال
محتاج	:	ضرورت مند، حاجت مند
دل پسیجنا (محاورہ)	:	دل نرم ہونا، ترس کھانا
اپاہج	:	جسمانی طور پر معذور
منھ کھلا رہ جانا (محاورہ)	:	حیران رہ جانا، تعجب میں پڑنا
روپوش	:	غائب
ملال	:	افسوس، رنج
چاپ	:	قدموں کی آہٹ
آواز میں رقّت	:	رونے کی سی آواز، روہانسی آواز، دردبھری آواز

سوچیے اور بتایئے۔

1. بابا بھارتی اپنا گھوڑا دیکھ کر کیوں خوش ہوتے تھے؟
2. بابا بھارتی کے گھوڑے کی چال کیسی تھی؟

© NCERT not to be republished

3. کلہن کون تھا اور بابا اس سے خوف زدہ کیوں رہتے تھے؟
4. بابا بھارتی کا گھوڑا دیکھ کر کلہن کے سینے پر سانپ کیوں لوٹ گیا؟
5. اپاہج بن کر بابا بھارتی سے کس نے مدد مانگی؟
6. بابا بھارتی نے کلہن سے کیا درخواست کی؟
7. بابا بھارتی نے کلہن سے کیوں کہا کہ اس واقعے کا ذکر کسی سے نہ کرنا؟
8. کلہن نے بابا بھارتی کے بارے میں کیا سوچ کر گھوڑا ان کے اصطبل میں باندھ دیا؟
9. اپنے گھوڑے کو واپس پا کر بابا بھارتی نے کیا کہا؟

صحیح جملوں پر صحیح (✓) اور غلط پر غلط (×) کا نشان لگایئے۔

1. کلہن اپنے علاقے کا ایک شریف انسان تھا۔ ( )
2. جو بھی بابا کے گھوڑے کو ایک بار دیکھ لیتا اس کے دل پر اس کی صورت نقش ہو جاتی تھی۔ ( )
3. بابا بھارتی کا گھوڑا اس طرح چلتا تھا جیسے طاؤس اودی اودی گھٹاؤں کو دیکھ کر ناچ رہا ہو۔ ( )
4. ایک اپاہج درخت کے سائے تلے پڑا آرام کر رہا تھا۔ ( )
5. لوگوں کو اگر اس واقعے کا علم ہو گیا تو ہر غریب پر اعتبار کرنے لگیں گے۔ ( )
6. بابا بھارتی کو ہر وقت کلہن کا خطرہ لگا رہتا تھا۔ ( )
7. گھوڑے نے اپنے مالک کے قدموں کی چاپ کو نہیں پہچانا۔ ( )

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

لہلہانا فریفتہ خوف مہربانی قسمت

مدت بے پروا درخواست قوت احتیاط

© NCERT not to be republished

عملی کام

- خوف زدہ، خبر گیری، بے پروا اور روپوش مرکب الفاظ ہیں۔ مرکب سے مراد ایسا لفظ ہے جس میں ایک سے زیادہ لفظ اس طرح مل گئے ہوں یا ملا د گئے ہوں کہ ان سے ایک ہی معنی لیے جاتے ہوں۔ اس طرح آپ بھی پانچ نئے لفظ بنائیے۔

غور کیجیے اور لکھیے۔

بابا بھارتی	دہلی	گنگا
لڑکا	گھوڑا	دریا
روشنی	خوشی	غصّہ

- پہلی قسم کے نام خاص ہیں یہ کسی خاص آدمی یا کسی شہر یا کسی خاص دریا کے لیے استعمال ہوئے ہیں انھیں اسم خاص یا اسم معرفہ کہتے ہیں۔
- دوسری قسم کے نام عام ہیں کہ کوئی بھی لڑکا یا کوئی بھی گھوڑا کوئی بھی دریا ہوسکتا ہے انھیں اسمِ عام یا اسم نکرہ کہتے ہیں۔
- تیسری قسم کے نام کسی خاص حالت یا کیفیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ انھیں اسم کیفیت کہتے ہیں۔

آپ بھی ان تینوں قسموں کے اسم تین تین سوچ کر لکھیے۔

غور کرنے کی بات

- پنڈت سدرشن اردو کے مشہور افسانہ نگار تھے۔ انھوں نے کئی دلچسپ اور سبق آموز کہانیاں لکھی ہیں۔
- کاھن ڈاکو بابا بھارتی کے گھوڑے کو دھوکے سے حاصل تو کر لیتا ہے لیکن وہ بابا بھارتی کے حسنِ اخلاق سے متاثر ہو کر گھوڑے کو لوٹا دیتا ہے۔
- ہمیں یہ غور کرنا چاہیے کہ اچھے کردار کے اثر سے برے لوگ بھی متاثر ہو جاتے ہیں اور وہ اچھا عمل کرنے کی کوشش کرنے لگتے ہیں۔

© NCERT not to be republished